التحقیق العجیب فی مشروعیة التثویب

• تثویب کے معنی (دوبارہ بُلانے کے ہیں)
• نماز کیلیے تثویب کا کیا حکم ہے؟

مُفسرِ اعظمِ پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہ میں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کر لیا جائے ۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ

امابعد! دورِ حاضرہ میں نہ کسی بزرگ کے قول کا اعتبار رہا ہے اور نہ کسی مجتہد کے فرمان کا وقار اور قرآن وحدیث کے مطالب کو اپنی رائے پر لے جانے کی عادت ثانویہ بن گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج کل نئے فتنے اُبھرتے نظر آتے ہیں پھر ملک کے دشمنوں سے بے بہا دولت لے کر مذہب کی آڑ میں جس طرح جس کا جی چاہتا ہے کرتا ہے۔

اذان سے پہلے یا بعد کسی وقت بھی کوئی درود شریف پڑھے تو اس کے لئے قیامت قائم ہوگئی کہ یہ بدعتی ہے، یہ مشرک ہے، بے دین ہے۔

نامعلوم کیا کیا خطاب ملتے ہیں اور سراسر ناانصافی ہے کہ حضور ﷺ کے درود شریف کو کسی خاص پڑھنے سے روکا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا کا مطلق حکم فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔

(پارہ22، سورۃ الاحزاب، اٰیت33)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اب کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے اوقات کی پابندی لگائے پھر فقہاء کرام نے اذان کے بعد دوبارہ اطلاع کے لئے تثویب (اصطلاحی مفہوم: نماز کے لیے دوبارہ آواز دینا) کا سلسلہ جاری فرمایا اور ہمارے بلاد (زمانے) میں صلوٰۃ وسلام پڑھ کر تثویب کا طریقہ مروج ہے۔ہم نے بفضلہ تعالیٰ جب سے بھی تثویب کا عمل شروع کیا ہے نمازیوں کو جماعت کے کھڑے ہونے کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اس طریقے سے اپنا وقت بچالیتے ہیں۔دوسری طرف عوام کو یقین ہو جاتا ہے کہ اہل سنت کی مساجد ہیں ورنہ عام مسجدوں میں بدمذاہب قبضہ جمائے ہوئے لوگوں کے عقائد پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔

مختصر رسالہ ہذا میں اپنی تحقیق کی تائید کے لئے صدی ہذا کے مجدد اور علمائے عرب وعجم کے مانے ہوئے مسلم امام اپنے وقت کے ابوحنیفہ، شیخ الاسلام والمسلمین، عاشق محبوب مصطفی ﷺ رب العلمین جل جلالہ سیدنا ومولانا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ اور ان کے شہزادے مفتی اعظم پاک وہند امام العلماء، مقدام الفضلاء، محقق علامہ فہامہ مرشدنا ومولانا مفتی محمد مصطفی رضا خان صاحب مدظلہ العالی زیب مصلی آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے فتاویٰ مبارکہ سے استفادہ کیا ہے۔اہلِ انصاف غور سے مطالعہ کے بعد مسئلہ کی حقیقت سمجھ سکیں۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ (بہاولپور، پاکستان)

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اس مسئلہ میں کہ اذان کے بعد لوگ دوبارہ نمازیوں کو اطلاع کرتے ہیں بعض جگہ تو خصوصی طور پر انتظام ہے کہ سوائے مغرب کے ہر نماز میں جماعت سے پہلے پانچ منٹ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاسَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ تین بار پڑھا جاتاہے کیا شرع شریف میں اس کا کوئی ثبوت ہے؟ بعض لوگ اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔

الجواب: اذان کے بعد اطلاع کرنے کا نام "تثویب" ہے۔ لُغت میں بمعنی آواز لوٹانا۔

کماقال ثوب الداعی تثویبا ردد صوته۔ [1]

یعنی اور شریعت میں اذان دے کر نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا۔

اور عرف شرح میں دوبارہ اطلاع کرنے کا طریقہ خود حضور ﷺ نے ہی جاری فرمایا: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ۔ [2]

یعنی میں حضور ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے نکلا۔ آپ ﷺ جس سوتے ہوئے شخص سے گزر فرماتے تو اُسے نماز کے لئے آواز دیتے یا اپنے قدم شریف سے ہلاتے۔

فائدہ: تثویب سے بھی یہی مقصود ہے کہ غافلوں کو دوبارہ اطلاع ہو اور وہ یونہی ہے جو حضور ﷺ نے اذان کے بعد صلوٰۃ صلوٰۃ پکار کے جگانا بلکہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے۔) کا اضافہ بھی اِسی دوبارہ اطلاع پر مبنی ہے چنانچہ مروی ہے: عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَقِيلَ هُوَ نَاءِمٌ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ فِي تَأْذِينِ الْفَجْرِ۔ [3]

یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اذان دے کر دوبارہ اطلاع دینے کے لئے سرکار ﷺ کے درِ اقدس پر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو خواب میں پایا درِ اقدس پر اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے۔) دوبار عرض کیا۔ حضوراکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہی الفاظ کو صبح کی اذان میں کہا کرو۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ اذان کے علاوہ دیگر کلمات کا اضافہ دوبارہ اطلاع کے لئے جائز ہے۔ورنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے۔) درِ اقدس پر حاضر ہوکر کہنے سے روک دیا جاتا، بلکہ بجائے روکنے کے حکم فرمادیا کہ صبح کاوقت غفلت کا ہے۔اسی لئے اُسے صبح کی نماز میں پڑھا جائے اور یہی غرض تثویب سے ہے۔

متعدد روایات میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ حجرۂ نبویہ علی صاحبہا التحیہ پر حاضر ہوکر الصلوۃ الصلوۃ کہا کرتے۔ کما قال الکھنوی فی [4] (حاشیہ شرح وقایہ وکذافی المشکوٰۃ عنہ، صفحہ 64)

---

[1] (المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، کتاب الثاء، حرف ثوب، صفحہ 87، دارالمعرفۃ، القاھرۃ)

[2] (سنن ابوداود، کتاب الصلوۃ، الباب الاضطجاع بعدھا، جلد2، صفحہ 21، الحدیث 1264، المکتبۃ العصریۃ، صیدا-بیروت)

[3] (شرح الزرقانی علی موطأالإمام مالک، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی النداء للصلاۃ، جلد1، صفحہ 283، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ)
(فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد1، صفحہ 242، دارالفکر)

[4] (شرح الوقایۃ مع حاشیہ عمدۃ الرعایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد1، صفحہ 126، فی المطبع الیوسفی لمحمد یوسف الانصاری الکنوی)

بلکہ عہد فاروقی میں خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نماز کے لئے دوبارہ جگانے کا طریقہ بھی یہی تھا۔

عَنْ مَالِك أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُؤْذِنُهُ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَاءِمًا فَقَالَ الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ۔[5]

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اُن کا مؤذن اذان دے کر صبح کی نماز کے لئے دوبارہ اطلاع دینے کے لئے اُن کے درِا قدس پر حاضر ہوئے تو آپ اُس وقت محوِ خواب تھے۔مؤذن نے دوبار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے۔) کہا۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کلمات کو فجر کی اذان میں کہاکرو۔

دوبارہ اطلاع (تثویب) کے متعلق اتنا ثابت ہوگیا کہ یہ معمول حضور ﷺ کے پاک زمانہ اور عہد خیر القرون کا ہے۔اصلی تثویب پر کسی کو کلام نہیں۔طرز کی تبدیلی سے اصل مسئلہ کی حقیقت نہیں بدلتی بلکہ زمانہ کی تبدیلی سے مسئلہ کی حقیقت تو برقرار رہتی ہے البتہ ہیئت بوافقت زمانہ بدلتی رہتی ہے۔

لما ھو معلوم لمعارف الفقه واصوله وانا حققة لی رسالتی تلشط النفوس انزکیه وایضه فی نثر الجوائز علی الا ذکار امام الجنائز۔[6]

بہرحال اصل تثویب میں کسی کو انکار نہیں البتہ اُس کے اجراء میں فقہاء کے تین مذہب ہیں۔

مذاہب ثلثہ: (1) صلوٰۃ فجر کے سوا تمام نمازوں میں مکروہ ہے۔فجر کا وقت چونکہ غفلت کا وقت ہے اسی لئے اس میں جائز ہے۔ان کی دلیل حضرت ابی بکر کی حدیث ہے۔

(2) امراء اور وہ بزرگ جو دینی مشاغل میں مصروف ہیں صرف انہی کے لئے جائز ہے۔عوام کے لئے مکروہ۔ (ھذاما قالہ ابویوسف واختارہ)

(3) متاخرین کا مختار یہ ہے کہ ہر نماز میں ہر خاص و عام کو دوبارہ اطلاع وتثویب مستحسن و مستحب ہے۔[7] (عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ)

فائدہ: صرف مغرب کی نماز میں بلاضرورت نہیں کہنا چاہیے۔

اسی مختار متاخرین پر فقہاءِ کرام کے مفتی بہ اقوال ملاحظہ فرمایئے:

(2) شرح وقایہ، جلد اول، صفحہ 154، مطبوعہ لاہور میں ہے: استحسن المتاخرون تثویب الصلوٰۃ کلھا ھو الاعلام بعد الاعلام۔[8]

یعنی متاخرین فقہاء نے ہر نماز کی تثویب مستحسن سمجھی ہے تثویب دوبارہ اطلاع کو کہتے ہیں۔

(2) ہدایہ، جلد اول میں ہے: وَالْمُتَأَخِّرُونَ اسْتَحْسَنُوهُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا لِظُهُورِ التَّوَانِي فِي الْأُمُورِ الدِّينِيَّةِ۔[9]

---

[5] (موطامالک، کتاب النداء للصلاۃ، الباب وس ءل مالک عن النداء یوم الجمعۃ ھل یکون قبل ان یحل، جلد 1، صفحہ 68، دار احیاء العلوم العربیۃ)

[6] نثر الجوائز علی الاذکار امام الجنائز قلمی نسخہ ہے جو ہمیں میسر نہ آسکا۔

[7] (شرح الوقایۃ مع حاشیہ عمدۃ الرعایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد 1، صفحہ 126، فی المطبع الیوسفی لمحمد یوسف الانصاری الکنوی)

[8] (عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، جلد 2، صفحہ 39، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[9] (العنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، جلد 1، صفحہ 245، دار الفکر)

یعنی اور متاخرین فقہاء نے تثویب تمام نمازوں میں مستحسن سمجھا ہے اسی لئے کہ لوگوں میں اُمورِ دینیہ کے بارے میں غفلت پیدا ہوگئی ہے۔

(3) اسی طرح کنزالدقائق، مطبوعہ لاہور میں ہے۔

(4) دِرِمختار میں ہے: (وَيُثَوِّبُ) بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي الْكُلِّ لِلْكُلِّ بِمَا تَعَارَفُوهُ إِلَّا فِي الْمَغْرِبِ) [10]

یعنی اقامت اور اذان کے مابین سوائے مغرب کی نماز اور ہر نماز کے لئے دوبارہ اعلان کیا جائے جس طرح کہ ان کا طریقہ ان میں مشہور ہو۔

(5) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے: وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَأَخِّرُونَ التَّثْوِيبَ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا[11]

یعنی متاخرین فقہاء نے نمازوں میں دوبارہ اطلاع کو اچھا سمجھا ہے۔

(6) کفایہ شرح ہدایہ میں ہے: وما استحسنه المتاخرون وهوالتثويب فى سائر الصلوات لزيادة غفلةالناس، وقلمايقومون عند سماع الاذان فيستحسن التثويب للمبالغة فى الاعلام۔[12]

یعنی وہ عمل کہ جسے متاخرین فقہاء نے مستحسن سمجھاہے اُس کا نام تثویب ہے۔اسے تمام نمازوں میں عمل میں لایا جائے کیونکہ لوگ غافل ہوچکے ہیں بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اذان کو سن کر اُٹھیں فلہٰذا اچھا ہے کہ دوبارہ اعلان کیا جائے۔

(7) نورالایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: "ويثوب" بعد الأذان في جميع الأوقات لظهور التواني في الأمور الدينية في الأصح۔[13]

یعنی تمام نمازوں میں اذان کے بعد دوبارہ اطلاع دی جائے کیونکہ لوگوں میں دینی اُمور کے بارے میں سستی ہوگئی ہے۔

(8) طحطاوی میں ہے: "ويثوب الخ" هو لغة مطلق العود إلى الإعلام بعد الإعلام وشرعا هو العود إلى الإعلام المخصوص قوله: "بعد الأذان" على الأصح لا بعد الإقامة كما هو اختيار علماء الكوفة قوله: "في جميع الأوقات" استحسنه المتأخرون۔[14]

یعنی تثویب لغت میں بمعنی دوبارہ اعلان کرنا اور شرع میں ایک مخصوص اعلان کو کہتے ہیں اذان کے بعد اطلاع دینا یہی زیادہ صحیح ہے اسے متاخرین نے مستحسن سمجھا ہے۔

(9) عنایۃ شرح ہدایہ میں ہے: وَأَحْدَثَ الْمُتَأَخِّرُونَ التَّثْوِيبَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ عَلَى حَسَبِ مَاتَعَارَفُوهُ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ سِوَى الْمَغْرِبِ مَعَ إِبْقَاءِ الْأَوَّلِ، وَمَارَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ۔[15]

---

[10] (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد1، صفحہ 389، دارالفکر-بیروت)

[11] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، جلد2، صفحہ 551 ، الحدیث646، دارالفکر)

[12] (الکفایۃ فی شرح الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، جلد1، صفحہ243، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

[13] (مراقی الفلاح شرح نورالایضاح، کتاب الصلوۃ، الباب الاذان، صفحہ79، المکتبۃ العصریۃ)

[14] (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، صفحہ 198، دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان)

[15] (العنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، جلد1، صفحہ 246، دارالفکر)

یعنی متاخرین نے اذان و اقامت کے درمیان اپنے عرف کے مطابق تثویب کا طریقہ نکالا ہے مغرب کے سوا باقی تمام نمازوں میں تثویب کی جائے۔لیکن پہلی تثویب یعنی ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کو باقی رکھا جائے۔حدیث شریف میں ہے: جس عمل کو لوگ اچھا سمجھیں وہ عنداللہ بھی اچھاہے۔

(10) غنیۃ المتملی شرح منیہ المصلی (11) ردالمختار شرح در المختار المعروف شامی (12) عالمگیری (13) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ (14) بحرالرائق میں اسی طرح ہے۔[16]

(15) بدائع میں ہے: غَيْرَ أَنَّ مَشَايِخَنَا قَالُوا: لَا بَأْسَ بِالتَّثْوِيبِ الْمُحْدَثِ فِي سَاءِرِ الصَّلَوَاتِ لِفَرْطِ غَلَبَةِ الْغَفْلَةِ عَلَى النَّاسِ فِي زَمَانِنَا، وَشِدَّةِ رُكُونِهِمْ إلَى الدُّنْيَا، وَتَهَاوُنِهِمْ بِأُمُورِ الدِّينِ، فَصَارَ سَاءِرُ الصَّلَوَاتِ فِي زَمَانِنَا مِثْلَ الْفَجْرِ فِي زَمَانِهِمْ، فَكَانَ زِيَادَةُ الْإِعْلَامِ مِنْ بَابِ التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى، فَكَانَ مُسْتَحْسَنًا۔[17]

یعنی ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ تثویب جو خیرالقرون کے بعد ایجاد ہوئی ہے ہر نماز میں جائز ہے کیونکہ ہمارے زمانہ کے لوگوں پر غفلت سوار ہوگئی اور دنیا کی طرف راغب ہوگئے۔اسی لئے ہماری ہر نماز خیرالقرون کے زمانہ کی فجر کی نماز کی طرح ہوگی اسی لئے دوبارہ اعلان تعاون علی البروالتقوی کے قبیل سے ہوگا۔اسی بناء پر مستحسن ہے۔

(16) حاشیہ کنزالا قائق (17) حاشیہ شرح وقایہ مسمی عمدۃ الرعایۃ (18) حاشیہ ہدایہ عبدالحیٔ لکھنوی (19) ملامسکین شرح کنز (20) عینی شرح کنز میں ہے۔

(21) فتویٰ حرم شریف از مولانا سید اسمٰعیل بن خلیل حنفی محافظ کتب حرم محترم میں ہے: المناداۃ فی الصلوٰۃ جائزہ بل تیاکدفعلھا فی بعض البلدان المتعارفۃ فیھا علی حسب ماتعارفوہ بل تیاکدمطلقا لدفع الفضلۃ عن الناس ویثاب فاعلہ انشاء اللہ تعالیٰ وعندنا بمکۃ نیاوی عند حینونۃ الوقت والجوازہ والجوازہ اصل ثابت فی السنۃ الفعلیۃ لاکراھۃ ومن یقول بھا لا یعول علی قولہ ولا یلتفت الیہ۔[18]

یعنی دوبارہ نماز کے لئے اطلاع دینا تمام نمازوں میں جائز ہے بلکہ شہروں میں تاکیداً اطلاع ہوتی ہے جیسے اُن کی عادت ہے ہاں دوبارہ اطلاع ہونی چاہیے کہ عوام کو غفلت سے جگانے کا اس کے عامل کو ثواب ملے گا۔ہمارے ہاں مکہ میں بھی معمول رہا ہے۔اصل اس کا تو حدیث شریف میں ہے اُس کے جواز میں کسی قسم کی کراہت نہیں جو اسے مکروہ سمجھتاہے اُس کا قول غیر معتبرہے۔

اس فتویٰ پر حرم شریف کے متعدد علماءِ کرام کے دستخط ثبت ہیں ان کے علاوہ تبیین الحقائق،نبایہ،فتاویٰ حجۃ،فتح باب العنایہ وغیرہا[19] متعدد کتب میں موجود ہے۔سمجھدار کے لئے اتنے حوالہ جات کافی ہیں ضدی ہٹ دھرم کے لئے دفتر بھی بے سود۔

---

16) طوالت کے خوف سے ان کی عبارات نقل نہیں کی گئیں کیونکہ یہ کتابیں عام مل جاتی ہیں۔نایاب کتب کی عبارت درج کردی گئی ہیں۔(اُویسی غفرلہٗ)

17) (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،کتاب الصلاۃ،فصل بیان کیفیۃ الاذان،جلد1،صفحہ 148،دارالکتب العلمیۃ)

18) (کتبہ حافظ کتب الحرام المکی اسماعیل بن خلیل۔18 ذی الحجۃ 1330ھ)

19) ان کی عبارات بھی درج نہیں ہوئیں کیونکہ یہ عام کتابیں ہیں اور فقیر اُویسی کے پاس موجود ہیں۔(اُویسی غفرلہٗ)

سوالات و جوابات: مخالفین کو بمطابق "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" اور کچھ نہ نظر آیا صرف اپنے عیوب کو چھپانے کے لئے چند اعتراضات گھڑ مارے کہ جن کا نہ کوئی سر نہ منہ۔جو درج ذیل ہیں: (1) عَنْ مُجَاہِدٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ ہَذِہِ بِدْعَةٌ۔[20]

یعنی حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے ظہر و عصر کے وقت دوبارہ نمازیوں کو نماز کی اطلاع دی تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے مرد ہم سے نکل کیونکہ کام جو تونے کیا ہے یہ بدعت ہے۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی منقول ہے۔جس فعل کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بدعت قرار دے رہے ہیں اس کو تم اپنانے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟

جواب: فقہاء کرام جنھوں نے ہمارے اسلام کی لاج رکھی وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان کو ہم سے زیادہ جانتے اور اُن کے اقوال کی وقار اُن کے ہاں بہ نسبت ہمارے بہت زیادہ تھی۔صحابہ کرام کا روکنا بھی دینی مفاد کی بناء پر تھا اور فقہاءِ عظام کی ایجاد بھی دینی خاطر ہے نہ وہ اپنے لئے روک رہے تھے اور نہ یہ اپنی خاطر ایجاد فرمارہے ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا روکنا اس لئے تھا کہ چونکہ اس وقت ضرورت نہ تھی اور لوگوں کو خواہ مخواہ اس کا عادی بنادینا اور ایسے لوگوں کو جو غافل نہیں اذان کے بعد سے اس وقت غافل کردینا کہیں حد تک بجائے فائدہ کے نقصان تھا مگر اب جبکہ لوگوں پر غفلت طاری ہوئی اور دوبارہ اطلاع کی ضرورت ہوئی تو انفردات تبیح المحذودات کی بناء پر اسے عمل میں لایا گیا جیسا فقہاءِ کرام نے اپنی اس ایجاد کی علت غایۃ تکاسل و تکاہل کو قرار۔

غَيْرَ أَنَّ مَشَايِخَنَا قَالُوا: لَا بَأْسَ بِالتَّثْوِيبِ الْمُحْدَثِ فِي سَاءِرِ الصَّلَوَاتِ لِفَرْطِ غَلَبَةِ الْغَفْلَةِ عَلَى النَّاسِ الخ۔[21]

(بدائع وکذالک فی نورالایضاح مع مراقی الفلاح وکفایہ شرح ھدایہ وکذالک فی الھدایہ وغیرہ وغیرہ)

یعنی اور جب کہ لوگوں میں کسی مسئلہ میں غفلت آجائے تو اُن کی غفلت دورکرنے کا طریقہ ایک یہ بھی ہے جو فقہاء کرام نے ایجاد کیا اور یہ طریقہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جبکہ آپ نے جمعہ کی اذان کے ساتھ دوسری اذان کا اجراء فرمایا۔اُن کی علت فائیہ بھی یہی غفلت اور تکاہل اور تساہل ہے کماھومعلوم المعارف فن الحدیث۔

سوال: چونکہ یہ فعل خیرالقرون میں نہیں تھا آخر بدعت تو ہے ہی فلہذا اس کا ترک ضروری ہوا۔

جواب: خیرالقرون کے بعد ہر فعل بدعت نہیں۔قرآن مجید کو تیس پاروں پر تقسیم کرنا، اعراب لگانا، اس کے رکوع وغیرہ مقرر کرنا، صرف، نحو، کلام و دیگر فنون پڑھنا پڑھانا، مدارس کا اجراء وغیرہ وغیرہ بہت سے اُمور جو فقیر نے رسالہ "البدعۃ" میں جمع کئے۔ (انظر فیہا)

---

[20] (سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب في التثويب، جلد1، صفحہ148، الحديث538، المکتبۃ العصریۃ، صیدا-بیروت)

[21] (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاۃ، فصل بیان کیفیۃ الاذان، جلد1، صفحہ148، دارالکتب العلمیۃ)

اور جو فقہاء عظام اس کے مرتکب ہوئے وہ ہم سے بہت زیادہ عامل بالسنۃ اور بدعت سے اجتناب کرنے والے تھے اور اُمورِ شرعیہ میں اُن کو زیادہ سمجھ تھی یہ اُن کا صدقہ ہے جو ہم آج کل مسائل فقیہہ پر دسترس رکھتے ہیں بلکہ اُن کے بالمقابل آج کل بڑے بڑے محققین عُشرِ عَشیر (دسویں حصے کا دسواں حصہ) بھی نہیں۔

جواب: ہمارے مخالفین کم از کم اُن کو مسلمان تو ضرور سمجھتے ہوں گے اور اُن جیسے مسلمان آج کل تو تلاش کرنے پر بھی نہیں ملیں گے۔ اُن جیسے مسلمانوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا اور اسے بار بار استحسان کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ۔[22]

یعنی جس عمل کو مسلمان اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتاہے۔

اگر ہمارے حصم (مخالفین) انہیں مسلمان مانتے ہیں اور ضرور مانتے ہیں تو حضوراکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی کی قدر کریں اور اُن بزرگوں نے جس عمل کو اِستحسان (مستحسن ہونے) کا لقب دیا ہے خواہ مخواہ اُسے بدعت جیسی قبیح صفت سے موصوف کرکے اپنا انجام برباد نہ کریں ورنہ سمجھ لیں کہ مومنوں کو بدعتی کے لفظ سے یاد کرنے سے نارِ جہنم تیارہے۔

سوال: مان لیا کہ یہ عمل سلف صالحین کا ہے لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ اس کے لئے "الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ" الخ کہا کرو؟

جواب: پتہ تو چلا کہ اصل بات کیا ہے۔ دراصل تمہیں چڑ تھی تو صرف اسی سے خواہ مخواہ ادھر اُدھر کی باتیں کرکے ہمیں بھی پریشان کیا اور خود بھی پریشان رہے۔لیجئے اس کا جواب جب ثابت ہوگیا کہ تثویب کارِ خیر ہے اور اُس کی علت غائیہ بھی سست اور غافل لوگوں کو متنبہ کرنا ہے تو پھر غفلت اور سستی جس طرح بھی دور کی جائے جائز ہے۔اس کے لئے فقہاءِ کرام نے کسی خاص لفظ کو متعین نہیں کیا بلکہ فرمایا جس طرح جہاں کا عرف ہو وہی لفظ استعمال کیا جائے۔

(وَيُثَوِّبُ) بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي الْكُلِّ لِلْكُلِّ بِمَا تَعَارَفُوهُ (إِلَّا فِي الْمَغْرِبِ)۔[23]

یعنی اذان اور اقامت کے درمیان متعارف و مروجہ طریقہ پر تمام نمازوں میں ہر ایک کے لئے تثویب کہی جائے (سوائے مغرب کے)۔

چونکہ ہمارے اہل سنت کو اولاً تو اپنے نبی اکرم ﷺ سے بہت محبت ہے اسی لئے اُن کے ہر ذکر سے پیار خصوصاً درودشریف جو تمام اذکار کا سردار ہے۔ دوسرا یہ کہ وہابیوں،دیوبندیوں نے سنیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور حنفیت کے دامن میں چھپنا ایمان سمجھ کر سنیت و حنفیت کے خلاف نہ صرف عمل کرتے ہیں بلکہ سنیت اور حنفیت کو منع کرنا چاہتے ہیں۔بناء بریں ایسالفظ چنا گیا کہ جو دیوبندیت،وہابیت سوزاور سنیت کا جان وایمان افروز کلمہ ہے تاکہ نمازی کو پتہ چلے کہ یہاں سنیت اور سچی حنفیت ہے۔

---

[22] (المستدرک علی الصحیحین،کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم،یتجلی اللہ لعبادہ في الآخرۃ عامۃ لأبي بکر خاصۃ،جلد4،صفحہ 28،الحدیث4522،دارالمعرفۃ)
(مسند أحمد،مسند المکثرین من الصحابۃ،مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ،جلد1،صفحہ 379،الحدیث،3589،داراحیاء التراث العربی)

[23] (ردالمحتار علی الدر المختار،کتاب الصلاۃ،باب الأذان،جلد1،صفحہ389،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)

خاتمہ: (1) تثویب مطلق یعنی نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا سنت نبویہ علی صاحبہا التحیہ ہے اور بہ ہیئت کذائیہ مستحب ہے۔

(2) نماز کے لئے دوبارہ اطلاع کرنا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ہے۔

فَکَانَ زِیَادَۃُ الْإِعْلَامِ مِنْ بَابِ التَّعَاوُنِ عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوَی الخ۔[24]

اور بحکم باری تعالیٰ: وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (پارہ6،سورۃالمائدۃ،اٰیت2)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

ایک علیحدہ ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے: "جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی امداد کرتا ہے"۔

اس ارشاد کے مطابق تثویب کرنے والا ایزدمتعال (بزرگی والے رب) کی خصوصی نگاہوں کا مستحق ہے۔

(3) تثویب میں "صلوٰۃ وسلام "عرض کرنا "صلوا وسلموا" مطلق امر پر عمل کرکے ثبوت دینا ہے کہ چودہ سو سال طویل مدت گزرجانے کے باوجود پھر بھی ہم اپنے آقا ﷺ کی محبت میں سرشار ہیں تاکہ غیرمذاہب خصوصاًاعدائے اسلام کو معلوم ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی کیسی شان ہے کہ اگرچہ وہ اس وقت پردہ پوش ہیں لیکن اُن کے غلام اُن کی غلامی میں تاہنوز سرگرم ہیں۔ان وجوہ کے باوجود دیوبندی ایسے عمل سے روک کر وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ (پارہ1،سورۃالبقرۃ،اٰیت114)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔

اور اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی o عَبْدًا اِذَا صَلّٰی o (پارہ30،سورۃالعلق،اٰیت10,9)

ترجمہ: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے۔ (یعنی) بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔ کامصداق بن رہے ہیں جبکہ صلوٰۃ وسلام نیکی ہے۔اس سے روکنا شیطان کا کام ہے۔تفصیل نشرالجوائز میں ہے۔

فصلی اللہ علی حبیبہ کریم الخلق وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین

ھذا آخر مارقمہ قلم

العبدالفقیرابی الصالح **محمد فیض احمد الاویسی الرضوی** غفرلہٗ

---

[24] (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،کتاب الصلاۃ،فصل بیان کیفیۃ الأذان،جلد1،صفحہ148،دارالکتب العلمیۃ)